

شبِ برأت

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

خاص پندرہ شعبان کی رات عبادت اور صبح کو روزہ رکھنا نبی اکرم ﷺ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین وائمہ دین سے ثابت نہیں، بلکہ بعض علماء نے اسے بدعت تک قرار دیا ہے، اس رات عبادت کے قائلین کے دلائل کا جائزہ پیش خدمت ہے:

دلیل نمبر ①

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، فَقُومُوا لَيْلَهَا وَصُومُوا نَهَارَهَا، فَإِنَّ اللَّهَ يَنْزِلُ فِيهَا لِيُغْرِبَ الشَّمْسُ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَقُولُ: أَلَا مِنْ مُسْتَغْفِرٍ لِي فَأَغْفِرَ لَهُ أَلَا مُسْتَرْزِقٌ فَأَرْزُقَهُ أَلَا مُبْتَلًى فَأُعَافِيَهُ أَلَا كَذَّاءٌ أَلَا كَذَّاءٌ، حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ.

”پندرہ شعبان کی رات قیام کرو اور دن کو روزہ رکھو، اس رات اللہ تعالیٰ غروب آفتاب کے فوراً بعد آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور کہتے ہیں: کوئی معافی کا طلب گار ہے، میں اسے معاف کر دوں؟ کوئی رزق کا طلب گار ہے، میں اسے رزق عطا کر دوں؟ کوئی بیمار ہے، میں اسے صحت و عافیت سے نواز دوں؟

کوئی ایسا ہے، کوئی ایسا ہے؟ اللہ تعالیٰ طلوع فجر تک یہی فرماتے رہتے ہیں۔“
(سنن ابن ماجہ: ۱۳۸۸، العلل المتناہیۃ لابن الجوزی: ۷۱/۲، ح: ۹۲۲)

تبصرہ:

من گھڑت ہے، حافظ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔

(خلاصۃ الأحکام: ۶۱۷/۱)

اس کا راوی (ابوبکر بن عبد اللہ بن محمد) ابن ابی سبرہ کذاب اور وضاع ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

يَضَعُ الْحَدِيثَ .

”احادیث گھڑتا تھا۔“

(الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۳۰۶/۷)

دلیل نمبر ②

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

”پندرہ شعبان کی ایک رات میری باری تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آرام فرماتے۔ آدھی رات ہوئی تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بستر سے گم پایا، مجھے ناگواری ہوئی، یہ عورت کی فطرت ہے، میں نے چادر اوڑھ لی، اللہ کی قسم! وہ چادر اون اور ریشم کی تھی، نہ خام ریشم کی تھی، نہ ہی ریشم کی تھی، نہ ہی ریشمی کپڑے کی تھی، جس کا تانا بانا ریشم کا ہوتا ہے، نہ روئی کی تھی، نہ ہی سنی کے کپڑے کی تھی، پوچھا گیا: وہ چادر کس چیز کی بنی ہوئی تھی؟ فرمایا: اس کا تانا بکری کے بالوں کا اور بانا اونٹ کے بالوں سے بُنا گیا تھا، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم

کو دیگر ازواج کے حجروں میں تلاش کیا، وہاں بھی آپ ﷺ نہ ملے، میں اپنے حجرے میں واپس لوٹ آئی، ناگہاں آپ ﷺ پر ایک کپڑا تھا، جوزمین پر گرا ہوا تھا، آپ حالتِ سجدہ میں یہ دعا پڑھ رہے تھے:

سَجَدَ لِلّٰهِ سَوَادِي وَخَيَالِي وَآمَنَ بِكَ فُؤَادِي، هَذِهِ يَدَيَّ وَمَا جَنَيْتُهُ بِهَا عَلَى نَفْسِي يَا عَظِيمَ رَجَاءٍ لِّكُلِّ عَظِيمٍ، اغْفِرِ الذَّنْبَ الْعَظِيمَ، سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ.

”میرے وجود و ہستی نے اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ کیا، میرا دل تجھ پر ایمان لایا، یہ میرا ہاتھ اور میرے اعمال ہیں، اے بڑے کاموں کی بڑی اُمید! بڑے گناہ معاف فرما دے، میرا چہرہ اس ذات کے سامنے سربسجود ہے، جس نے اُسے پیدا کیا اور اس کے کانوں اور آنکھوں کے سوراخ بنائے۔“

”آپ ﷺ فارغ ہو کر میرے ساتھ چادر میں داخل ہو گئے، میرا سانس پھول چکا تھا، مجھے کیا ہوا، میں نے ایسا کیوں کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سانس کیوں پھول رہا ہے؟ میں نے صورتِ حال سے آگاہ کیا، آپ نے اپنا ہاتھ مبارک میرے گھٹنوں پر پھیرنا شروع کیا اور فرمایا: ناس ہو! ان گھٹنوں کا جو اس رات عبادت نہ کر سکیں، اس رات اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا پر اترتے ہیں، مشرک اور اپنے مسلمان بھائی سے بغض و عداوت رکھنے والے کے سوا تمام بندوں کی بخشش فرمادیتے ہیں۔“

(النزول للدارقطني: ۱۳۴، الدعاء للطبراني: ۵۵۷، شعب الإيمان للبيهقي: ۳۸۳۸)

تبصرہ:

سند ”ضعیف“ ہے، سلیمان بن ابی کریمہ منکر روایات بیان کرتا ہے، امام ابو حاتم رازی رحمۃ اللہ علیہ اسے ضعیف کہتے ہیں۔

(الجرح والتعديل: ۱۳۸/۴)

❁ امام ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَعَامَّةُ أَحَادِيثِهِ مَنَاقِيرُ .

”اس کی اکثر احادیث منکر ہیں۔“

(الکامل في ضعفاء الرجال: ۲۶۳/۳)

❁ امام عقیلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

يُحَدِّثُهُ بِمَنَاقِيرَ، وَلَا يُتَابَعُ عَلَى كَثِيرٍ مِّنْ حَدِيثِهِ .

”منکر روایات بیان کرتا ہے، اس کی کثیر روایات پر متابعت نہیں کی گئی۔“

(الضعفاء الكبير: ۱۳۸/۲)

❁ حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

لَيْنٌ، صَاحِبُ الْمَنَاقِيرِ .

”کمزور ہے، منکر حدیثیں بیان کرتا ہے۔“

(المغني في الضعفاء: ۴۴۳/۱)

❁ حافظ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے ”ضعیف“ کہا ہے۔

(مجمع الزوائد: ۱۱۹/۷، ۴۳/۱۰، ۸۹، ۲۵۸، ۴۱۸)

لہذا یہ حدیث ضعیف اور ناقابل عمل ہے۔

حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هَذَا حَدِيثٌ لَا يَصِحُّ.

”یہ حدیث ثابت نہیں۔“

(العِلَلُ الْمُتَنَاهِيَةُ: ۶۸/۲)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وَفِي إِسْنَادِهِ سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي كَرِيمَةَ، ضَعْفُهُ ابْنُ عَدِيٍّ، فَقَالَ:

عَامَّةُ أَحَادِيثِهِ مَنَاقِيرٌ.

”اس کی سند میں سلیمان بن ابی کریمہ ہے، امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

اس کی اکثر احادیث منکر ہوتی ہیں۔“

(التَّلْخِصُ الْحَبِيرُ: ۲۵۴/۱)

اس حدیث کے اور طرق بھی ہیں:

۱۔..... (کتاب أحاديث النزول للدارقطني : ۱۳۵، فضائل

الأوقات للبيهقي : ۲۶)

سند ضعیف ہے، نصر بن کثیر ”ضعیف“ ہے۔

(تَقْرِيبُ التَّهْذِيبِ لِابْنِ حَجَرٍ: ۷۱۴۷)

۲۔..... (فضائل الأوقات للبيهقي : ، العِلَلُ الْمُتَنَاهِيَةُ: ۹۱۸)

سند ضعیف ہے، سعید بن عبد الکریم کی توثیق مطلوب ہے۔

۳۔..... (شعب الإيمان للبيهقي : ۳۸۳۵)

یہ ”مرسل“ ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے، علاء بن حارث کا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع

نہیں، اس میں ایک اور وجہ ضعف بھی ہے۔

۴۔..... (میزان الاعتدال للذہبی : ۵۵ / ۴ ، ترجمة محمد بن يحيى)

سند ”ضعیف“ ہے، محمد بن یحییٰ بن اسماعیل تمیمی تمار کے بارے میں امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ بِالْمَرْضِيِّ .

”پسندیدہ نہیں ہے۔“

(سؤالات حمزة بن يوسف السهمي للدارقطني : ۳۱)

حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

أَتَى بِخَبَرٍ مُنْكَرٍ .

”اس نے (مذکورہ) منکر حدیث بیان کی ہے۔“

(میزان الاعتدال : ۵۵/۴)

۵۔..... (شعب الإيمان للبيهقي : ۳۸۳۷)

سند سخت ”ضعیف“ ہے، سلام طویل ”متروک“ ہے۔

(تقريب التّہذیب لابن حجر : ۲۷۰۲)

سلام بن سلیمان مدائنی بھی ”ضعیف“ ہے۔

(تقريب التّہذیب لابن حجر : ۲۷۰۴)

نیز امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی سند کو ضعیف کہا ہے۔

۶۔..... (معجم الشيوخ لأبي بكر الإسماعيلي : ۱ / ۴۰۸ ، ۴۰۹)

مجهول راویوں کی وجہ سے ضعیف ہے۔

۷۔..... (العلل المتناہیة لابن الجوزي: ۶۹/۲، ح: ۹۱۹)

سخت ترین ضعیف ہے، عطاء بن عجلان متروک و کذاب اور وضاع ہے۔
ثابت ہوا کہ یہ روایت جمیع طرق سے ضعیف ہے۔

دلیل نمبر ۳

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

”ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو بستر سے گم پایا۔ آپ کی تلاش میں نکلی، دیکھا کہ آپ بقیع میں ہیں اور سر مبارک آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے ہیں۔ بعد ازاں آپ ﷺ نے فرمایا: آپ اندیشہ محسوس کرتی ہیں کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ آپ پر ظلم کریں گے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! ایسی کوئی بات نہیں، میرا گمان تھا کہ آپ کسی دوسری بیوی کے ہاں تشریف لے گئے ہوں گے، آپ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَغْفِرُ لَأَكْثَرِ مَنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمٍ كُلِّ.

”اللہ تعالیٰ پندرہ شعبان کی رات آسمان دنیا کی طرف نزول فرما کر کلب قبیلہ کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ انسانوں کی مغفرت فرماتے ہیں۔“

(سنن الترمذی: ۷۳۹، سنن ابن ماجہ: ۱۳۸۹، مسند الإمام أحمد: ۶/۲۳۸، کتاب

أحاديث النزول للدارقطني: ۱۳۰، مسند عبد بن حميد: ۱۵۰۷، شعب الإيمان للبيهقي:

۳۸۲۴، العلل المتناہیة لابن الجوزي: ۹۱۵)

تبصرہ:

سند ضعیف ہے۔

① امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يُضَعِّفُ هَذَا الْحَدِيثَ وَقَالَ: يَحْيَى بْنُ أَبِي
كَثِيرٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ، وَالْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ
يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ.

”میں نے امام بخاری رحمہ اللہ کو اسے ضعیف قرار دیتے ہوئے سنا، فرمایا: یحییٰ بن ابی کثیر نے عروہ سے اور حجاج بن ارطاة نے یحییٰ بن ابی کثیر سے سماع نہیں کیا۔“

(جامع الترمذی، تحت الحديث: ۷۳۹)

② حجاج بن ارطاة جمہور کے نزدیک ”ضعیف“ اور ”مذلس“ ہے۔

③ یحییٰ بن ابی کثیر ”مذلس“ ہیں، جو ”عن“ سے روایت کر رہے ہیں۔

دلیل نمبر ④

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ أَحْيَا اللَّيْلِيَّ الْخَمْسَ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ.....

”جس نے پانچ دن شب بیداری کی اس کے لیے جنت واجب ہو گئی، یہ

ذوالحجہ، عرفہ، عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی اور پندرہ شعبان کی رات ہیں۔“

(التَّغْيِبُ وَالتَّرْهِيْبُ لِلْأَصْبَهَانِي: ۳۶۷)

تبصرہ:

خانہ ساز ہے، عبدالرحمن بن زید بن اسلم جمہور کے نزدیک ”ضعیف“ ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَوَى عَنْ أَبِيهِ أَحَادِيثَ مَوْضُوعَةً .

”اپنے باپ سے موضوع احادیث بیان کی ہیں۔“

(المدخل إلى الصحيح، ص ۱۵۴)

یہ روایت بھی اس نے اپنے باپ سے بیان کی ہے، لہذا موضوع (من گھڑت)

ہے۔

دلیل نمبر ⑤

سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

خَمْسُ لَيَالٍ لَا تُرَدُّ فِيْهِنَّ الدَّعْوَةُ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ رَجَبٍ وَلَيْلَةُ

النَّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَلَيْلَةُ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةُ الْفِطْرِ وَلَيْلَةُ النَّحْرِ .

”پانچ راتوں میں دعا رد نہیں ہوتی، ان میں رجب کی پہلی رات، پندرہ شعبان

کی رات، جمعہ کی رات، عید الفطر کی رات اور عید الاضحیٰ کی رات۔“

(تاریخ دمشق لابن عساکر: ۴۰۸/۱۰)

تبصرہ:

موضوع ومن گھڑت ہے، ابراہیم بن ابی یحییٰ اگر اسلمی ہے، تو جمہور کے نزدیک

”ضعیف و متروک“ ہے، اس کے استاذ ابو تعصب کے حالات و توثیق مطلوب ہیں، نیز اس کا

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے سماع بھی درکار ہے، اس میں ایک اور علت ہے۔

دلیل نمبر ⑥

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَلَّى لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً يَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ثَلَاثِينَ مَرَّةً، لَمْ يَخْرُجْ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَيَشْفَعَ فِي عَشْرَةٍ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلِّهِمْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ.

”جو پندرہ شعبان کی رات بارہ رکعات ادا کرتا ہے، ہر رکعت میں تیس مرتبہ سورت اخلاص پڑھتا ہے، وہ دنیا سے نہیں جائے گا، جب تک کہ جنت میں اپنا ٹھکانہ نہ دیکھ لے، وہ اپنے گھرانے کے ایسے دس افراد کی سفارش کرے گا، جن پر جہنم واجب ہو چکی ہوگی۔“

(الموضوعات لابن الجوزي: ٤٤٣/٢-٤٤٤، ح: ١٠١٣)

تبصرہ:

جھوٹی روایت ہے۔

① ابواسامیل عبدالصمد بن محمد قنطری۔

② ابوالحسن علی بن احمد بزنانی۔

③ محمد بن جہان۔

④ عمر بن عبدالرحیم۔

کے حالات زندگی نہیں مل سکے۔

⑤ بقیہ بن ولید کی تدلیس بھی ہے۔

⑥ لیث بن ابی سلیم جمہور محدثین کے نزدیک ”ضعیف“ اور ”سواء الحفظ“

ہے۔ اس روایت میں ایک اور خرابی ہے۔

حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ نے اسے موضوع (من گھڑت) کہا ہے۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

إِسْنَادُهُ ظُلُمَاتٌ إِلَى بَقِيَّةٍ.

”بقیہ تک اس کی سند کا کوئی اتہ پتہ نہیں۔“

(تلخیص الموضوعات، ص ۱۸۶، ح: ۴۳۷)

دلیل نمبر ④

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ قَامَ فَصَلَّى أَرْبَعَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ الْفَرَاغِ فَقَرَأَ بِأَمِّ الْقُرْآنِ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مَرَّةً وَقُلَّ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مَرَّةً وَقُلَّ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مَرَّةً وَقُلَّ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مَرَّةً وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ مَرَّةً وَلَقَدْ جَاءَ كُنْ رَسُولُ الْآيَةِ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ سَأَلْتُ عَمَّا رَأَيْتُ مِنْ صَنِيعِهِ فَقَالَ: مَنْ صَنَعَ مِثْلَ الَّذِي رَأَيْتَ كَانَ لَهُ كَعِشْرِينَ حِجَّةً مَبْرُورَةً وَكَصِيَامَ عِشْرِينَ سَنَةً مَقْبُولَةً، فَإِنْ أَصْبَحَ فِي

ذَلِكَ الْيَوْمَ صَائِمًا كَانَ كَصِيَامِ سِتِّينَ سَنَةً مَّاضِيَةً وَسَنَةً مُسْتَقْبَلَةً .

”میں نے رسول اللہ ﷺ کو پندرہ شعبان کی رات دیکھا، آپ ﷺ نے چودہ رکعات ادا کیں، فارغ ہونے کے بعد بیٹھ گئے، چودہ مرتبہ سورۃ الفاتحہ، چودہ مرتبہ سورۃ الاخلاص، چودہ بار سورۃ الفلق، چودہ مرتبہ سورۃ الناس، ایک مرتبہ آیۃ الکرسی اور سورۃ توبہ کی ایک سواٹھائیس (۱۲۸) نمبر آیت پڑھی، جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے، تو میں نے اس بارے میں سوال کیا، فرمایا: جو شخص یہ عمل کرتا ہے، اسے بیس مہرور حج اور بیس سال کے مقبول روزوں کا ثواب دیا جائے گا، جو شخص پندرہ شعبان کے دن روزے کی حالت میں صبح کرے، اسے ساٹھ سال گزشتہ اور ایک سال آئندہ کے روزوں کا ثواب ملے گا۔“

(شعب الإيمان للبيهقي : ۷/۴۲۳-۴۲۴، ح : ۳۵۵۹، الموضوعات لابن الجوزي :

۲/۴۴۴-۴۴۵، ح : ۱۱۴)

تبصرہ:

جھوٹی روایت ہے۔

- ① ابوالقاسم عبدالحق بن علی موزن کے حالات زندگی نہیں مل سکے۔
- ② ابو جعفر محمد بن بسطام قومی۔
- ③ ابو جعفر احمد بن محمد بن جابر۔
- ④ احمد بن عبد الکریم۔

⑤ خالد حمصی۔

ان سب راویوں کے حالات زندگی نہیں مل سکے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَفِي رِوَايَةٍ قَبْلَ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ مَّجْهُوْلُونَ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ .
”اس روایت میں عثمان بن سعید سے پہلے مجہول راویوں نے ڈیرے ڈال رکھے ہیں، واللہ اعلم!“

(شعب الایمان : ۷/۴۲۴)

⑥ حکم بن عتیہ ”مدلس“ ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

④ ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں۔

ابوزرہ رازی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ عَنْ عَلِيٍّ مُرْسَلٌ .

”ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کی سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت مرسل ہوتی ہے۔“

(المراسیل لابن أبي حاتم، ص ۱۰، الرقم : ۲۳)

حافظ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

يُشَبِّهُ أَنْ يَكُونَ هَذَا الْحَدِيثُ مَوْضُوعًا، وَهُوَ مُنْكَرٌ .

”یہ حدیث من گھڑت اور منکر معلوم ہوتی ہے۔“

(شعب الایمان : ۷/۴۲۴)

حافظ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَهَذَا مَوْضُوعٌ أَيْضًا وَإِسْنَادُهُ مُظْلِمٌ وَكَانَ وَاضِعُهُ يَكْتُبُ مِنْ

الْأَسْمَاءِ مَا وَقَعَ لَهُ وَيَذْكُرُ قَوْمًا مَا يُعْرِفُونَ .
 ”اسی طرح یہ روایت بھی موضوع اور اس کی سند مجہول ہے، یہ حدیث گھڑنے
 والا خیالی نام لکھ دیتا تھا اور ایسے لوگ ذکر کرتا، جن کا اتہ پتہ ہی نہیں۔“

(الموضوعات: ۴۴۵/۲)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
 إِسْنَادُهُ مُظْلِمٌ وَفِيهِ كَذَابٌ .
 ”سند مجہول ہے اور اس میں ایک جھوٹا ہے۔“

(تلخیص الموضوعات، ص ۱۸۶)

دلیل نمبر: ⑧

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
 مَنْ صَلَّى لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ خَمْسِينَ رَكْعَةً قَضَى اللَّهُ
 لَهُ كُلَّ حَاجَةٍ طَلَبَهَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَإِنْ كَانَ كُتِبَ فِي اللُّوحِ
 الْمَحْفُوظِ شَقِيًّا يَمْحُو اللَّهُ ذَلِكَ وَيُحَوِّلُهُ إِلَى السَّعَادَةِ
 وَيَبْعَثُ إِلَيْهِ سَبْعِمِائَةِ أَلْفِ مَلَكٍ يَكْتُبُونَ لَهُ الْحَسَنَاتِ
 وَسَبْعِمِائَةِ أَلْفِ مَلَكٍ يَبْنُونَ لَهُ الْقُصُورَ فِي الْجَنَّةِ .

”جو پندرہ شعبان کی رات پچاس رکعت ادا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی ہر وہ
 ضرورت پوری کرتا ہے، جس کا وہ اس رات مطالبہ کرتا ہے، اگرچہ اسے لوح
 محفوظ میں بد بخت ہی کیوں نہ لکھ دیا گیا ہو، اللہ تعالیٰ اسے مٹا کر سعادت مند

لکھ دیتا ہے اور اس کی نیکیاں لکھنے کے لئے سات لاکھ فرشتے مامور ہوتے ہیں
اور سات لاکھ فرشتے جنت میں اس کے محلات تعمیر کرتے ہیں۔“

(میزان الاعتدال للذہبی: ۵۶۵/۳-۵۶۶، ترجمہ: محمد بن سعید المیلی الطبری)

تبصرہ:

جھوٹی روایت ہے۔

① محمد بن سعید میلی طبری کے بارے میں حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يُدْرَى مَنْ هُوَ .

”اس کا کوئی اتہ پتہ نہیں؟“

(میزان الاعتدال: ۵۶۵/۳)

لگتا ہے کہ محمد بن سعید ازرق ہے، حافظ ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَزْرَقِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الطَّبْرِيُّ مِنْ أَهْلِ مَيْلَةَ
يَضَعُ الْحَدِيثَ .

”اہل میلہ کا محمد بن سعید ازرق ابو عبد اللہ طبری احادیث گھڑتا ہے۔“

(الکامل فی ضعفاء الرجال: ۵۵۶/۷، ترجمہ: سعید بن الأزرق)

② محمد بن عمرو بجلی کو حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ”مجہول“ کہا ہے۔

(میزان الاعتدال: ۵۶۵/۳، ترجمہ: محمد بن سعید الطبری)

③ شعیب بن عبد الملک کے حالات زندگی نہیں مل سکے۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فَقَبَحَ اللَّهُ مَنْ وَضَعَهُ .

”اللہ تعالیٰ اسے گھڑنے والے کو برباد کرے۔“

(میزان الاعتدال : ۳/۵۶۵)

دلیل نمبر: ⑨

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

يَا عَلِيُّ مَنْ صَلَّى مِائَةَ رَكْعَةٍ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ، يقرأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ مَا مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي هَذِهِ الصَّلَوَاتِ إِلَّا قَضَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ كُلَّ حَاجَةٍ طَلَبَهَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ. قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ كَانَ اللَّهُ جَعَلَهُ شَقِيًّا أَيْجَعُهُ سَعِيدًا قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِالْحَقِّ يَا عَلِيُّ إِنْ مَكْتُوبٌ فِي اللَّوْحِ أَنَّ فُلَانًا بَنَ فُلَانٍ خُلِقَ شَقِيًّا، وَيَمْحُوهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، وَيَجْعَلُهُ سَعِيدًا، وَيَبْعَثُ اللَّهُ إِلَيْهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يَكْتُبُونَ لَهُ الْحَسَنَاتِ وَيَمْحُونَ عَنْهُ السَّيِّئَاتِ وَيَرْفَعُونَ لَهُ الدَّرَجَاتِ إِلَى رَأْسِ السَّنَةِ.

”علی! جو آدمی پندرہ شعبان کی رات سو رکعات نماز ادا کرتا ہے، ہر رکعت میں سورت فاتحہ اور سورت اخلاص دس مرتبہ پڑھتا ہے، نبی کریم ﷺ نے مزید فرمایا: علی! جو آدمی یہ نماز پڑھتا ہے، تو اس رات اللہ تعالیٰ سے اپنی جس ضرورت کا مطالبہ کرے، اللہ رب العزت پوری کر دیتا ہے۔ عرض کیا گیا: اللہ

کے رسول! وہ بد بخت ہے، تو اسے خوش بخت بنا دیا جائے گا؟ فرمایا: اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ علی! اگرچہ لوح محفوظ میں لکھ دیا گیا ہو کہ فلاں بن فلاں بد بخت ہے، تو اللہ تعالیٰ اسے مٹا کر سعادت مند لکھ دیں گے، اللہ تعالیٰ اس آدمی کی طرف ستر ہزار فرشتے بھیجتا ہے، جو اس کی نیکیاں لکھتے ہیں، برائیاں مٹاتے ہیں اور آخر سال تک اس کے درجات بلند کرتے ہیں۔“

(الموضوعات لابن الجوزي: ۴۴۰/۲، ح: ۱۰۱۰)

تبصرہ:

جھوٹی روایت ہے۔

① فضل بن حصیب بن عباس بن نصر ابو عباس اصہبانی کے بارے میں امام

ابو الشیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

وَكَانَ حَدِيثُهُ يَزِيدُ، وَذَكَرَ قَبْلُ عَنْ أَبِي كُرَيْبٍ حَدِيثَيْنِ ثُمَّ زَادَ، وَكَانَ يَقْرَأُ عَلَيْهِ مِنْ كُتُبِ أَبِي مَسْعُودٍ كُلِّ مَا يُحْمَلُ إِلَيْهِ .
”اس کی احادیث اضافہ شدہ ہیں، اس نے پہلے بھی ابو کریم سے دو حدیثیں بیان کی ہیں، جن میں اضافہ کر دیا ہے، کتب ابی مسعود کی طرف منسوب کر کے ہر سنی سنائی بات بیان کر دیتا تھا۔“

(طبقات المحدثين بإصبهان: ۵۷۲/۳)

② علی بن حسن بن یحییٰ سامی مصری کے بارے میں امام ابن عدی رحمہ اللہ

فرماتے ہیں:

أَحَادِيثُهُ كُلُّهَا بَوَاطِيلُ لَيْسَ لَهَا أَصْلٌ وَهُوَ ضَعِيفٌ جِدًّا .
 ”اس کی تمام روایتیں جھوٹی اور بے اصل ہیں، نیز یہ سخت ضعیف ہے۔“

(الکامل في ضعفاء الرجال : ۵/۲۱۱)

امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مِصْرِيٌّ يَكْذِبُ يَرْوِي عَنِ الثَّقَاتِ بَوَاطِيلَ .
 ”مصری جھوٹا ہے اور ثقہ راویوں سے منسوب باطل روایتیں بیان کرتا ہے۔“

(سؤالات البرقاني، ص ۵۳، الرقم : ۳۶۸)

امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَوَى عَنِ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ أَبِي ذَنْبٍ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَعَبْدَ اللَّهِ
 بْنِ عُمَرَ أَحَادِيثَ مَوْضُوعَةً .
 ”اس نے سفیان ثوری، ابن ابی ذنب، مالک بن انس اور عبد اللہ بن عمر سے
 منسوب من گھڑت روایات بیان کی ہیں۔“

(المدخل إلى الصحيح : ۱/۲۰۹)

حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هَذَا حَدِيثٌ لَا نَشْكُ أَنَّهُ مَوْضُوعٌ، وَجُمُهورُ رَوَاتِهِ فِي
 الطُّرُقِ الثَّلَاثَةِ مَجَاهِيلٌ وَفِيهِمْ ضَعَفَاءُ بِمَرَّةٍ وَالْحَدِيثُ
 مَحَالٌ قَطْعًا .

”یہ حدیث بلاشبہ من گھڑت ہے، اس کی تینوں سندوں کے اکثر راوی مجہول
 اور بعض ضعیف ہیں، اس کا حدیث ہونا قطعاً محال ہے۔“

(الموضوعات : ۴۴۳/۲)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَهُوَ بَاطِلٌ .

”باطل ہے۔“

(میزان الاعتدال : ۱۲۰/۳)

نیز فرماتے ہیں:

الظَّاهِرُ أَنَّهُ مِنْ وَضْعٍ عَلَيَّ هَذَا .

”یہ علی بن حسن کی گھڑنٹل ہے۔“

(تلخیص الموضوعات، ص ۱۸۵-۱۸۶)

دلیل نمبر: ⑩

سیدنا کردوس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ أَحْيَا لَيْلَتِي الْعِيدِ وَكَيْلَةَ النَّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، لَمْ يَمُتْ قَلْبُهُ يَوْمَ تَمُوتُ الْقُلُوبُ .

”جس نے عید الفطر، عید الاضحیٰ اور پندرہ شعبان کو شب بیداری کی، اس کا دل اس دن مردہ نہیں ہوگا، جس دن دل مردہ ہو جائیں گے۔“

(المعجم لابن الأعرابي : ۱۰۴۷/۳، ح : ۲۲۵۲، معرفة الصحابة لأبي نعيم

الأصبهاني : ۲۴۱۴/۵، ح : ۵۹۰۸، العلل المتناهية لابن الجوزي : ۷۱/۲-۷۲، ح : ۹۲۴)

تبصرہ:

سند سخت ضعیف ہے۔

① عیسیٰ بن ابراہیم بن طہمان قرشی کو امام یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ (تاریخ یحییٰ بن معین بروایۃ الدوری: ۴۶۲/۲) نے «لَيْسَ بِشَيْءٍ» امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ (التاریخ الكبير: ۴۰۷/۶) اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ (الضعفاء والمتروكون: ۴۴۸) نے ”منکر الحدیث“ کہا ہے۔

امام ابو حاتم رازی رحمۃ اللہ علیہ نے ”متروک الحدیث“ کہا ہے۔

(الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۲۷۲/۶)

② سلمہ بن سلیمان جزری کے بارے میں امام ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
وَلَيْسَ هُوَ بِذَلِكَ الْمَعْرُوفِ إِنَّمَا يُحَدِّثُ عَنْهُ عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ،
وَأَبْنُ أَبِي الْعَوَّامِ الرِّيَّاحِيُّ وَبَعْضُ مَا يَرْوِيهِ لَا يُتَابَعُهُ عَلَيْهِ أَحَدٌ.

”روایت میں معروف نہیں، اس سے علی بن حرب اور ابن ابی العوام ریاچی روایت کرتے ہیں، اس کی بعض روایات کی کسی نے متابعت نہیں کی۔“

(الكامل في ضعفاء الرجال: ۴/۳۶۴-۳۶۵، طبع دار الكتب العلمیّة)

نوٹ:

اکامل فی ضعفاء الرجال، طبع دار الفکر سے اس کے حالات زندگی گر گئے ہیں۔

③ مروان بن سالم غفاری ابو عبد اللہ جزری ”متروک“ ہے۔

④ ابن کردوس کا کوئی اتہ پتہ نہیں۔

حافظ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

هَذَا حَدِيثٌ لَا يَصِحُّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَفِيهِ آفَاتٌ .

”رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث ثابت نہیں، اس میں کئی علتیں ہیں۔“

(العلل المتناہیة : ۷۲/۲)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ مُّرْسَلٌ .

”منکرا اور مرسل ہے۔“

(میزان الاعتدال : ۳۰۸/۳)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِي إِسْنَادِهِ مَرْوَانُ بْنُ سَالِمٍ وَهُوَ تَالِفٌ .

”اس کی سند میں مروان بن سالم ہے، جو سخت ترین ضعیف ہے۔“

(التلخیص الحبیبر : ۱۶۱/۲)

دلیل نمبر ۱۱

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ أَحْيَا اللَّيَالِيَ الْأَرْبَعَ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ لَيْلَةَ التَّرْوِيَةِ وَلَيْلَةَ عَرَفَةَ وَلَيْلَةَ النَّحْرِ وَلَيْلَةَ الْفِطْرِ .

”جس نے ترویہ، عرفہ، عید الاضحیٰ اور عید الفطر کی چار راتیں عبادت کی، اس پر

جنت واجب ہوگئی۔“

(تاریخ دمشق لابن عساکر : ۹۳-۹۲/۴۳، الترغیب والترہیب لأبي القاسم

الأصبهاني : ۲۴۸-۲۴۹، ح : ۳۷۴)

تبصرہ:

سند سخت ترین ”ضعیف“ ہے۔

① عبدالرحمن بن زید عی بصری متروک و کذاب ہے۔

② زید بن حواری عی ضعیف ہے۔

(تقریب التہذیب لابن حجر: ۲۱۳۱)

③ وہب بن منبہ رحمہ اللہ اور سیدنا معاذ بن جبل رحمہ اللہ کے درمیان انقطاع ہے۔

سیدنا معاذ بن جبل رحمہ اللہ سیدنا عمر رحمہ اللہ کے دورِ خلافت میں فوت ہوئے اور وہب بن

منبہ رحمہ اللہ سیدنا عثمان رحمہ اللہ کے دورِ خلافت میں پیدا ہوئے۔ اس روایت میں ایک اور

خرابی ہے۔

حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هَذَا حَدِيثٌ لَا يَصِحُّ.

”یہ حدیث ثابت نہیں۔“

(العلل المتناہیة: ۷۸/۲)

دلیل نمبر: ⑪

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ قَرَأَ لَيْلَةَ النُّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ أَلْفَ مَرَّةٍ قُلُ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فِي

مِائَةِ رَكْعَةٍ، لَمْ يَخْرُجْ مِنَ الدُّنْيَا حَتَّى يَبْعَثَ اللَّهُ إِلَيْهِ فِي

مَنَامِهِ مِائَةَ مَلَكٍ يُكْبُونُ يُبَشِّرُونَهُ بِالْجَنَّةِ وَثَلَاثُونَ يَوْمًا مَنَامَهُ مِنْ

النَّارِ وَثَلَاثُونَ يَعْصِمُونَهُ مِنْ أَنْ يُخْطِئَ وَعِشْرُونَ يَكِيدُونَ
مَنْ عَادَاهُ.

”جس نے پندرہ شعبان کی شب سو رکعات میں ہزار مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھی، وہ اس وقت تک فوت نہیں ہوگا، جب تک اللہ تعالیٰ خواب میں اس کے پاس سو فرشتے نہ بھیج دے، جو اسے پکار پکار کر جنت کی خوشخبری دیں گے۔ تیس فرشتے اسے جہنم سے امان دلائیں گے، تیس اسے گناہوں سے بچائیں گے اور تیس دشمن کی فریب کاریوں سے تدبیر کریں گے۔“

(الموضوعات لابن الجوزي: ۴۴۲/۲، ح: ۱۰۱۱)

تبصرہ:

جھوٹی سند ہے۔

اس کے اکثر راویوں کے حالات زندگی نہیں مل سکے، متن موضوع ہے۔

حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هَذَا حَدِيثٌ لَا نَشْكُ أَنَّهُ مَوْضُوعٌ، وَجَمَهُورُ رَوَاتِهِ فِي
الطَّرِيقِ الثَّلَاثَةِ مَجَاهِيلٌ وَفِيهِمْ ضَعْفَاءٌ بِمَرٍّ وَالْحَدِيثُ
مَحَالٌّ قَطْعًا.

”یہ حدیث بلاشبہ من گھڑت ہے، اس کی تینوں سندوں کے اکثر راوی مجہول

ہیں اور ان میں ضعیف بھی ہیں، لہذا اس کا حدیث ہونا قطعاً محال ہے۔“

(الموضوعات: ۴۴۳/۲)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَهَذَا مِنْ عَمَلِ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَوْ شَيْخِهِ، وَالْإِسْنَادُ
ظُلْمَةٌ.

”یہ حسین بن ابراہیم یا اس کے شیخ کی کارروائی ہے، اس کی سند اندھیر ہے۔“

(تلخیص الموضوعات، ص ۱۸۶)

حسین بن ابراہیم جو رقانی ثقہ امام ہیں، اور ان کا استاذ محمد بن جابر ”صدوق“ ہے، یہ
ان کے بعد والوں کی کارستانی ہے۔

دلیل نمبر ۱۳

..... (أخبار المكة للفاكهي : ۸۶/۳، ۸۷، ح : ۱۸۴۱،

الآلي المصنوعة في أحاديث الموضوعة للسيوطي :

(۵۹/۲

تبصرہ:

جھوٹی روایت ہے۔

① عمرو بن ثابت کو امام عبدالرحمن بن مہدی رحمۃ اللہ علیہ اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے

”متروک“ قرار دیا ہے۔

امام یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ بِثِقَةٍ وَلَا مَأْمُونٍ.

”ثقہ اور محفوظ نہیں ہے۔“

(تاریخ یحییٰ بن معین بروایۃ الدوری : ۴۴۰/۲)

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ مِمَّنْ يَرْوِي الْمَوْضُوعَاتِ عَنِ الْأَثْبَاتِ .

”ثقہ راویوں سے منسوب من گھڑت روایات بیان کرتا تھا۔“

(کتاب المجروحین: ۴۲/۲)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ”متروک“ کہا ہے۔

(المغنی فی الضعفاء: ۶۲/۲)

②، ③ ابوبکی اور اس کے باپ کا تعین نہیں ہو سکا۔

اس میں ایک اور بھی خرابی ہے، یوں یہ سند مظلم اور باطل ہے۔

دلیل نمبر ⑬

محمد بن علی ابوجعفر باقر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ قَرَأَ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ أَلْفَ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ
عَشْرَ مَرَّاتٍ، لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَبْعَثَ اللَّهُ إِلَيْهِ مِائَةَ مَلَكٍ ثَلَاثُونَ
يُبَشِّرُونَهُ بِالْجَنَّةِ وَثَلَاثُونَ يُؤْمِنُونَهُ مِنَ النَّارِ وَثَلَاثُونَ يَقُومُونَهُ
أَنْ يَخْطِئَ وَعَشْرُ أَمَلَاكِ يَكْتُبُونَ أَعْدَاءَهُ .

”جو پندرہ شعبان کی شب ہزار مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھنے کا وظیفہ دس مرتبہ کرتا

ہے، تو وہ دنیا سے نہیں جائے گا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ خواب میں اس کے

پاس سو فرشتے بھیج دے، تیس اسے جنت کی خوشخبری دیں گے، تیس جہنم سے

امان دلائیں گے، تیس گناہوں سے بچائیں گے اور دس فرشتے اس کے دشمنوں

(کے خلاف تدبیر) لکھتے ہیں۔“

(الموضوعات لابن الجوزي: ٤٤٢/٢-٤٤٣، ح: ١٠١٢)

تبصرہ:

سند جھوٹ ہے۔

① ابو یوسف یعقوب بن عبدالرحمن کے متعلق امام خطیب بغدادی رحمہ اللہ

فرماتے ہیں:

فِي حَدِيثِهِ وَهُمْ كَثِيرٌ .

”اس کی روایت میں بہت زیادہ وہم ہے۔“

(تاریخ بغداد: ٤٣١/١٦)

② محمد بن عبید اللہ۔

③ اور اس کے باپ عبید اللہ کا تعین نہیں ہو سکا۔

④ عمرو بن مقدار کون ہے؟ کچھ معلوم نہیں۔

⑤ علی بن عاصم ممکن ہے کہ علی بن عاصم بن صہیب واسطی ہو، جو کہ سخت

مجروح ہے۔

⑥ مرسل ہے۔ ابو جعفر باقر تابعی براہ راست نبی کریم ﷺ سے بیان کر رہے

ہیں۔

حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هَذَا حَدِيثٌ لَا نَشْكُ أَنَّهُ مَوْضُوعٌ، وَجُمُهُورُ رَوَاتِهِ فِي

الطَّرِيقِ الثَّلَاثَةِ مَجَاهِيلٌ وَفِيهِمْ ضَعْفَاءُ بِمَرَّةٍ وَالْحَدِيثُ

مَحَالٌ قَطْعًا .

”یہ حدیث بلاشبہ من گھڑت ہے، اس کے اکثر راوی مجہول ہیں، نیز ان میں سخت ضعیف بھی ہیں، اس کا حدیث ہونا قطعاً محال ہے۔“

(الموضوعات: ۲/۴۴۳)

دلیل نمبر ۱۵

..... (فضائل رمضان لابن أبي الدنيا، الرقم: ۹)

تبصرہ:

جھوٹ ہے۔

محمد بن عبید اللہ عزمی ابو عبد الرحمن کوفی کے بارے میں امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

تَرَكَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَيَحْيَى .

”امام عبد اللہ بن مبارک اور امام یحییٰ بن سعید القطان رحمہ اللہ نے اسے متروک

قرار دیا ہے۔“

(التاريخ الكبير: ۱/۱۷۱۷)

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے لَيْسَ بِشَيْءٍ کہا ہے۔

(تاريخ يحيى بن معين برواية الدوري: ۲/۵۲۹)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

تَرَكَ النَّاسُ حَدِيثَهُ .

”محدثین نے اس کی حدیث ترک کر دی تھی۔“

(العلل ومعرفة الرجال: ۱/۳۱۳)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ”متروک“ کہا ہے۔

(تقریب التہذیب: ۶۱۰۸)

دلیل نمبر ۱۶

..... الأمالی الشجرة : ۲۷۰/۱ من طریق الحسين بن

علوان عن جعفر بن محمد عن أبيه قال :

مَنْ قَرَأَ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ (هَذَا خَطَأٌ وَالصَّوَابُ
شَعْبَانَ) قُلَّ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ أَلْفَ مَرَّةٍ فِي مِائَةِ رَكْعَةٍ، فِي كُلِّ
رَكْعَةٍ عَشْرَ مَرَّاتٍ، لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَرَى فِي مَنَامِهِ مِائَةَ مَنَ
الْمَلَائِكَةِ ثَلَاثِينَ يُبَشِّرُونَهُ بِالْجَنَّةِ وَثَلَاثِينَ يُؤْمِنُونَهُ مِنَ النَّارِ،
وَثَلَاثِينَ يَعْصِمُونَهُ أَنْ يُخْطِئَ وَالْعَشْرَةُ الْبَاقِيَةُ يَكْتُبُونَ لَهُ
أَعْدَاءَهُ.

”جو رمضان (یہ غلطی ہے، صحیح شعبان ہے) کی پندرہویں رات سورکعت میں
ایک ہزار مرتبہ یعنی ہر رکعت میں دس مرتبہ سورہ اخلاص پڑھتا ہے، وہ خواب
میں سو فرشتے دیکھے بغیر نہیں مرے گا، تمیں اسے جنت کی خوشخبری دیں گے، تمیں
جہنم سے آزادی کا پروانہ اور تمیں گناہوں سے بچائیں گے اور باقی دس اس
کے دشمن (کے خلاف تدبیر) لکھیں گے۔“

تبصرہ:

جھوٹی سند ہے۔

حسین بن علوان کو فی بالاتفاق ”کذاب“، ”متروک“ اور ”ضاع“ ہے۔

شعبان کی پندرہویں رات کے بارے میں ابو شامہ مقدسی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

وَلَيْسَ فِي هَذَا بَيَانُ صَلَاةٍ مَّخْصُوصَةٍ وَإِنَّمَا هُوَ مُشْعَرٌ بِفَضِيلَةِ هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَقِيَامِ اللَّيْلَةِ مُسْتَحَبٌّ فِي جَمِيعِ لَيَالِي السَّنَةِ وَكَانَ عَلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاجِبًا فَهَذِهِ اللَّيْلَةُ بَعْضُ مَنْ اللَّيَالِي الَّتِي كَانَ يُصَلِّيْهَا وَيُحْيِيهَا وَإِنَّمَا الْمَحْذُورُ الْمُنْكَرُ تَخْصِصُ بَعْضِ اللَّيَالِي بِصَلَاةٍ مَّخْصُوصَةٍ عَلَى صِفَةٍ مَّخْصُوصَةٍ وَإِظْهَارُ ذَلِكَ عَلَى مِثْلِ مَا ثَبَتَ مِنْ شَرَائِعِ الْإِسْلَامِ كَصَلَاةِ الْجُمُعَةِ وَالْعِيدِ وَصَلَاةِ التَّرَاوِيحِ .

”اس میں خاص نماز کا ذکر نہیں، بلکہ صرف اس رات کی فضیلت کا اشارہ ہے، باقی سال بھر رات کا قیام تو مستحب ہے، جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر واجب تھا (بعد میں وجوب ختم ہو گیا تھا) یہ سال کی انہی راتوں میں سے ہے، جن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور شب بیداری کرتے۔ منکر و ممنوع تو بعض نمازوں کو مخصوص صفت کے ساتھ مخصوص راتوں میں مختص کرنا اور انہیں جمعہ، عیدین اور نماز تراویح کی طرح شعائر اسلام میں سے خیال کرنا ہے۔“

(الباعث علی إنکار البدع والحوادث، ص ۳۶-۳۷)

نیز فرماتے ہیں:

قَدْ ثَبَتَ أَنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ أَغْنِي صَلَاتِي رَجَبَ وَشَعْبَانَ

صَلَاةٌ بِدْعَةٍ قَدْ كُذِبَ فِيهِمَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضْعِ مَا لَيْسَ مِنْ حَدِيثِهِ وَكُذِبَ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى بِالتَّقْدِيرِ عَلَيْهِ فِي جَزَاءِ الْأَعْمَالِ مَا لَمْ يُنَزَّلْ بِهِ سُلْطَانًا .

”رجب اور شعبان کی دونوں نمازیں بدعت ہیں، ان میں رسول اللہ ﷺ پر وہ کچھ گھڑا گیا ہے، جو نبی کریم ﷺ کی منقول حدیث نہیں، نیز اللہ تعالیٰ پر جھوٹ ہے کہ وہ ان راتوں میں اعمال کی جزا دیتا ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس پر کوئی دلیل نازل نہیں کی۔“

(الباعث على إنكار البدع والحوادث، ص ۵۲)

علامہ ابراہیم بن موسیٰ بن محمد شاطبی رحمہ اللہ (۷۹۰ھ) لکھتے ہیں:

التَّزَامُ الْعِبَادَاتِ الْمُعَيَّنَةِ فِي أَوْقَاتٍ مُعَيَّنَةٍ لَمْ يُوْجَدْ لَهَا ذَلِكَ التَّعْيِينُ فِي الشَّرِيعَةِ، كَالْتِزَامِ صِيَامِ يَوْمِ النُّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَقِيَامِ لَيْلَتِهِ

”معیّن عبادات کا ایسے معین اوقات میں التزام کرنا جن کا شریعت میں کوئی تعین ثابت نہ ہو، جیسے پندرہ شعبان کے دن روزہ اور قیام اللیل کا اہتمام ہے“.....۔

(الإعتصام: ۴۶/۱)

علامہ شوکانی رحمہ اللہ پندرہ شعبان کی رات کے متعلق فرماتے ہیں:

وَأَمَّا مُجَرَّدُ ثُبُوتِ وُرُودِ مَا يَدُلُّ عَلَى فَضِيلَةِ الْوَقْتِ فَلَا

مُلَازِمَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَشْرُوعِيَّةِ الصَّلَاةِ فِيهِ .

”کسی وقت کے بافضیلت ہونے سے اس میں نماز مشروع نہیں ہو جاتی۔“

(تحفة الذاکرين، ص ۱۴۳)

سعودی عرب کے مفتی اعظم، فقیہ، علامہ، ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَمِنَ الْبِدْعِ الَّتِي أَحَدَّثَهَا بَعْضُ النَّاسِ بِدْعَةُ الْإِحْتِفَالِ بِلَيْلَةِ
النَّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، وَتَخْصِيصُ يَوْمِهَا بِالصَّيَامِ، وَلَيْسَ
عَلَى ذَلِكَ دَلِيلٌ يَجُوزُ الْإِعْتِمَادُ عَلَيْهِ، وَقَدْ وَرَدَ فِي فَضْلِهَا
أَحَادِيثٌ ضَعِيفَةٌ لَا يَجُوزُ الْإِعْتِمَادُ عَلَيْهَا، أَمَّا مَا وَرَدَ فِي
فَضْلِ الصَّلَاةِ فِيهَا، فَكُلُّهُ مَوْضُوعٌ، كَمَا نَبَّهَ عَلَى ذَلِكَ كَثِيرٌ
مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ، وَسَيَأْتِي ذِكْرُ بَعْضِ كَلَامِهِمْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ .
وَوَرَدَ فِيهَا أَيْضًا آثَارٌ عَنْ بَعْضِ السَّلَفِ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ
وَعَبَّادِهِمْ، وَالَّذِي أَجْمَعَ عَلَيْهِ جُمْهُورُ الْعُلَمَاءِ أَنَّ الْإِحْتِفَالَ
بِهَا بِدْعَةٌ، وَأَنَّ الْأَحَادِيثَ الْوَارِدَةَ فِي فَضْلِهَا كُلِّهَا ضَعِيفَةٌ،
وَبَعْضُهَا مَوْضُوعٌ .

”لوگوں نے جو بدعات ایجاد کر رکھی ہیں، ان میں ایک پندرہ شعبان کی رات کا
اجتماع اور اگلے دن بطور خاص روزہ رکھنا بھی ہے، اس کے جواز پر کوئی قابل
اعتماد دلیل نہیں۔ اس کی فضیلت میں ایسی ضعیف روایات وارد ہوئی ہیں، جن
پر اعتماد جائز نہیں۔ اس رات نماز کی فضیلت کے بارے میں منقول ساری

روایات من گھڑت ہیں، جیسا کہ اکثر اہل علم نے اس پر خبردار کیا ہے، ان میں سے کچھ کی بحث ان شاء اللہ آگے آئے گی، اسی طرح اس ضمن میں اہل شام وغیرہم کے بعض سلف سے آثار نقل کیے گئے ہیں، جمہور علمائے کرام کا اجماع ہے کہ اس رات محفل لگانا بدعت ہے، اس کی فضیلت کے متعلق منقول تمام روایات ضعیف ہیں، جن میں بعض من گھڑت بھی ہیں۔“

(مجموع فتاویٰ ومقالات متنوعہ : ۱/۱۸۶-۱۸۷)

مشہور عرب عالم، علامہ محمد بن صالح العثیمین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فِي قِيَامِ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، وَلَهُ ثَلَاثُ مَرَاتِبَ :
الْمَرْتَبَةُ الْأُولَى : أَنْ يُصَلِّيَ فِيهَا مَا يُصَلِّيهِ فِي غَيْرِهَا، مِثْلَ أَنْ
يَكُونَ لَهُ عَادَةٌ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ فَيَفْعَلُ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مَا
يَفْعَلُهُ فِي غَيْرِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَخُصَّهَا بِزِيَادَةٍ، مُتَعَدِّدًا أَنَّ
لِذَلِكَ مَزِيَّةً فِيهَا عَلَى غَيْرِهَا، فَهَذَا أَمْرٌ لَا بَأْسَ بِهِ، لِأَنَّهُ لَمْ
يُحْدِثْ فِي دِينِ اللَّهِ مَا لَيْسَ مِنْهُ .

الْمَرْتَبَةُ الثَّانِيَةُ : أَنْ يُصَلِّيَ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ، أَعْنِي لَيْلَةَ النِّصْفِ
مِنْ شَعْبَانَ دُونَ غَيْرِهَا مِنَ اللَّيَالِي، فَهَذَا بِدْعَةٌ، لِأَنَّهُ لَمْ يَرِدْ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ بِهِ، وَلَا فَعَلَهُ هُوَ وَلَا
أَصْحَابُهُ . وَأَمَّا حَدِيثُ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الَّذِي رَوَاهُ ابْنُ
مَاجَةَ : إِذَا كَانَ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُومُوا لَيْلَهَا

وَصُومُوا نَهَارَهَا . فَقَدْ سَبَقَ عَنِ ابْنِ رَجَبٍ أَنَّهُ ضَعَّفَهُ، وَأَنَّ
مُحَمَّدَ رَشِيدَ رِضَا قَالَ : إِنَّهُ مَوْضُوعٌ، وَمِثْلُ هَذَا لَا يَجُوزُ
إِثْبَاتُ حُكْمٍ شَرْعِيٍّ بِهِ، وَمَا رَخَّصَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ
الْعَمَلِ بِالْخَبَرِ الضَّعِيفِ فِي الْفَضَائِلِ، فَإِنَّهُ مَشْرُوطٌ بِشُرُوطٍ
لَّا تَتَحَقَّقُ فِي هَذِهِ الْمَسْأَلَةِ، فَإِنَّ مِنْ شُرُوطِهِ أَنْ لَا يَكُونَ
الضُّعْفُ شَدِيدًا، وَهَذَا الْخَبَرُ ضَعْفُهُ شَدِيدٌ، فَإِنَّ فِيهِ مَنْ كَانَ
يَضَعُ الْحَدِيثَ، كَمَا نَقَلْنَاهُ عَنْ مُحَمَّدٍ رَشِيدِ رِضَا رَحِمَهُ
اللَّهُ تَعَالَى . الشَّرْطُ الثَّانِي : أَنْ يَكُونَ وَارِدًا فِيمَا ثَبَتَ أَصْلُهُ،
وَذَلِكَ أَنَّهُ إِذَا ثَبَتَ أَصْلُهُ وَوَرَدَتْ فِيهِ أَحَادِيثُ ضَعْفُهَا غَيْرُ
شَدِيدٍ كَانَ فِي ذَلِكَ تَنْشِيطٌ لِلنَّفْسِ عَلَى الْعَمَلِ بِهِ، رَجَاءً
لِلثَّوَابِ الْمَذْكُورِ دُونَ الْقَطْعِ بِهِ، وَهُوَ إِنْ ثَبَتَ كَانَ كَسْبًا
لِلْعَامِلِ، وَإِنْ لَمْ يَثْبُتْ لَمْ يَكُنْ قَدْ ضَرَّهَ شَيْءٌ لِّثُبُوتِ أَصْلِ
طَلَبِ الْفِعْلِ . وَمِنَ الْمَعْلُومِ أَنَّ الْأَمْرَ بِالصَّلَاةِ لَيْلَةَ النَّصْفِ
مِنْ شَعْبَانَ لَا يَتَحَقَّقُ فِيهِ هَذَا الشَّرْطُ، إِذْ لَيْسَ لَهَا أَصْلٌ
ثَابِتٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا ذَكَرَهُ ابْنُ رَجَبٍ
وغيره . قَالَ ابْنُ رَجَبٍ فِي اللَّطَائِفِ (ص ٥٤١) : فَكَذَلِكَ قِيَامُ
لَيْلَةِ النَّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ لَمْ يَثْبُتْ فِيهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا عَنْ أَصْحَابِهِ شَيْءٌ . وَقَالَ الشَّيْخُ مُحَمَّدُ
رَشِيدُ رِضَا (ص ٨٥٧ فِي الْمَجْلَدِ الْخَامِسِ) : إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى
لَمْ يَشْرَعْ لِلْمُؤْمِنِينَ فِي كِتَابِهِ وَلَا عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا فِي سُنَّتِهِ عَمَلًا خَاصًّا بِهَذِهِ اللَّيْلَةِ .

وَقَالَ الشَّيْخُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ بَازٍ : مَا وَرَدَ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ
فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ فَكُلُّهُ مَوْضُوعٌ .

وَعَايَةُ مَا جَاءَ فِي هَذِهِ الصَّلَاةِ مَا فَعَلَهُ بَعْضُ التَّابِعِينَ ، كَمَا
قَالَ ابْنُ رَجَبٍ فِي اللَّطَائِفِ (ص ٤٤١) : وَلَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ
شَعْبَانَ كَانَ التَّابِعُونَ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ يُعَظِّمُونَهَا وَيَجْتَهِدُونَ
فِيهَا فِي الْعِبَادَةِ ، وَعَنْهُمْ أَخَذَ النَّاسُ فَضْلَهَا وَتَعْظِيمَهَا ، وَقَدْ
قِيلَ : إِنَّهُمْ بَلَّغَهُمْ فِي ذَلِكَ آثَارَ إِسْرَائِيلِيَّةٍ ، فَلَمَّا اشْتَهَرَ ذَلِكَ
عَنْهُمْ فِي الْبُلْدَانِ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي ذَلِكَ ، فَمِنْهُمْ مَنْ قَبِلَهُ
وَوَافَقَهُمْ عَلَى تَعْظِيمِهَا ، وَأَنْكَرَ ذَلِكَ أَكْثَرُ عُلَمَاءِ الْحِجَازِ ،
وَقَالُوا : ذَلِكَ كُلُّهُ بَدْعَةٌ .

وَلَا رَيْبَ أَنَّ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ عُلَمَاءُ الْحِجَازِ هُوَ الْحَقُّ الَّذِي لَا
رَيْبَ فِيهِ ، وَذَلِكَ لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ : ﴿ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ
دِينَكُمْ وَأَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ﴾

(المائدة: ۳) . وَلَوْ كَانَتِ الصَّلَاةُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنْ دِينِ اللَّهِ تَعَالَى لَبَيَّنَهَا اللَّهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ، أَوْ بَيَّنَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِهِ أَوْ فِعْلِهِ، فَلَمَّا لَمْ يَكُنْ ذَلِكَ عُلِمَ أَنَّهَا لَيْسَتْ مِنْ دِينِ اللَّهِ، وَمَا لَمْ يَكُنْ مِّنْهُ فَهُوَ بِدْعَةٌ، وَقَدْ صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ.
 الْمَرْتَبَةُ الثَّلَاثَةُ: أَنَّ يُصَلِّيَ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ صَلَوَاتٍ ذَاتَ عَدَدٍ مَّعْلُومٍ، يُكَرِّرُ كُلَّ عَامٍ، فَهَذِهِ الْمَرْتَبَةُ أَشَدُّ ابْتِدَاعًا مِنَ الْمَرْتَبَةِ الثَّانِيَةِ وَأَبْعَدُ عَنِ السُّنَّةِ. وَالْأَحَادِيثُ الْوَارِدَةُ فِيهَا أَحَادِيثُ مَوْضُوعَةٌ.

”پندرہ شعبان کی رات قیام کے تین مراتب ہیں:

پہلا مرتبہ: آدمی معمول کے مطابق نماز پڑھتا ہے، آدھی رات قیام کرنا اس کی عادت ہے، چنانچہ پندرہ شعبان کی رات کمی وبیشی کے بغیر وہی عمل کرتا ہے، اس رات کی خصوصیت کی نیت سے اضافی عبادت نہیں کرتا ہے، تو جائز ہے، یہ بدعت کے زمرے میں نہیں آتا۔

دوسرا مرتبہ: خاص اسی رات کو نماز پڑھتا ہے، عام راتوں میں اس کا معمول نہیں، یہ بدعت ہے، نبی کریم ﷺ سے منقول نہیں، آپ ﷺ نے اس کا حکم دیا، نہ خود کیا، نہ آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایسا کیا، اب رہی ابن ماجہ کی سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کہ پندرہ شعبان کی رات قیام کریں اور اس

دن روزہ رکھیں۔‘ تو ہم ذکر کر چکے کہ حافظ ابن رجب رحمہ اللہ نے اسے ضعیف کہا ہے، علامہ محمد رشید رضا مصری رحمہ اللہ نے اسے ’موضوع‘ کہا ہے، ایسی روایات سے شرعی حکم ثابت نہیں ہوتا، جن علما نے فضائل میں ضعیف روایت پر عمل کی رخصت دی ہے، وہ بھی چند شروط سے مقید ہے، وہ شروط اس مسئلہ میں ثابت نہیں۔ پہلی شرط: حدیث سخت ضعیف نہ ہو، جب کہ یہ حدیث سخت ضعیف ہے، اس کے راوی وضاع ہیں، جیسا کہ ہم علامہ محمد رشید رضا رحمہ اللہ کے حوالے سے ذکر کر چکے۔

دوسری شرط: مسئلے کی اصل ثابت ہو، کیوں کہ جب کسی مسئلے کی اصل ثابت ہو اور پھر اس کے متعلق ہلکے درجے کی کچھ ضعیف روایات بھی آجائیں، تو وہ مذکورہ ثواب کی اُمید کے سبب اس عمل پر ابھارتی ہیں، لیکن یقین نہیں کیا جاتا، چنانچہ اگر وہ ثابت ہے، تو عمل بھی ثابت ہوگا، اگر ثابت نہیں تو عامل کو کوئی نقصان نہیں ہوگا، کیوں کہ فعل کی اصل ثابت ہے اور یہ معلوم ہے کہ پندرہ شعبان کی رات نماز پڑھنے کے بارے میں یہ شرط متحقق نہیں، کیوں کہ اس مسئلہ کی اصل نبی کریم ﷺ سے ثابت نہیں، جیسا کہ علامہ ابن رجب رحمہ اللہ وغیرہ نے لطائف المعارف (ص ۵۴۱) میں کہا ہے: ’اسی طرح پندرہ شعبان کی رات کا قیام نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام سے ثابت نہیں۔‘ اس حوالے سے علامہ محمد رشید رضا رحمہ اللہ نے کہا ہے: ’اللہ تعالیٰ نے مومنین کے لیے اپنی کتاب (یعنی قرآن مجید) نبی کریم ﷺ کی زبانی یا آپ ﷺ کی سنت سے اس رات کے حوالے سے کوئی خاص عمل بیان نہیں کیا۔‘ علامہ شیخ ابن باز رحمہ اللہ

فرماتے ہیں: ’اس رات نماز کی فضیلت میں مروی تمام روایات من گھڑت ہیں۔‘ خلاصہ کلام یہ ہے کہ جن بعض تابعین کرام نے یہ نماز پڑھی ہے، جیسا کہ حافظ ابن رجب رحمہ اللہ نے لطائف المعارف (ص ۴۴۱) میں کہا ہے: ’اہل شام کے بعض تابعین اس رات کی تعظیم کیا کرتے تھے اور عبادت میں مگن رہتے تھے۔‘ لوگوں نے ان سے اس رات کی فضیلت و عظمت کو بیان کیا ہے، کہا جاتا ہے کہ ان تک بعض اسرائیلی روایات بھی پہنچی تھیں، چنانچہ جب یہ عمل دوسرے شہروں میں مشہور ہوا تو لوگوں میں اختلاف پڑ گیا، بعض نے اسے قبول کیا اور اس کی تعظیم میں ان کی موافقت کی، لیکن اکثر علمائے حجاز نے اس کا رد کیا اور اسے بدعت قرار دیا، اس بات میں کسی قسم کا کوئی شک و شبہ نہیں کہ علمائے حجاز کا مسلک ہی حق ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾ (المائدة: ۳) ”آج میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا، تم پر اپنی نعمت تمام کی اور تمہارے لئے اسلام دین پسند کیا۔“ اگر یہ نماز دین ہوتی، تو اللہ رب العزت اپنی کتاب یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل کے ذریعے اس کا بیان فرماتے، جب ایسا نہیں، تو معلوم ہوا کہ اس کا دین سے کوئی تعلق نہیں، لہذا بدعت ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہر بدعت گمراہی ہے۔“

تیسرا مرتبہ: اس رات میں ہر سال مخصوص نماز مخصوص تعداد میں پڑھی جائے، چنانچہ یہ دوسرے مرتبے سے بڑھ کر بدعت اور سنت سے دوری ہے، نیز اس بارے میں منقول روایات من گھڑت ہیں۔“

(مجموع فتاویٰ و رسائل : ۲۸/۲۰-۳۰)

فائدہ:

شعبان کی پندرہویں شب خصوصی نیت سے عبادت کرنا اور اس کے دن کا روزہ رکھنا نبی اکرم ﷺ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین و ائمہ دین سے قطعاً ثابت نہیں ہے، بل کہ بعض نے اسے بدعت قرار دیا ہے، اسی طرح سورکعات کے بارے میں ایک جھوٹی روایت آتی ہے۔ ملا علی قاری حنفی لکھتے ہیں:

وَالْعَجَبُ مِمَّنْ شَمَّ رَائِحَةَ الْعِلْمِ بِالسُّنَّةِ أَنْ يَعْتَرَّ بِمِثْلِ هَذَا
الْهُدْيَانِ وَيُصَلِّيَهَا وَهَذَا الصَّلَاةُ وَضِعَتْ فِي الْإِسْلَامِ بَعْدَ
الْأَرْبَعِمِائَةِ وَنَشَأَتْ فِي بَيْتِ الْمُقَدَّسِ .

”علم حدیث کی خوشبو سونگھنے والے پر تعجب ہے کہ وہ اس جیسی فضول اور لایعنی روایات سے دھوکہ کھا کر یہ نماز ادا کرتا ہے (یعنی سورکعت نماز پڑھتا ہے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص دس بار پڑھتا ہے) یہ نماز اسلام میں چار سو سال بعد بیت المقدس میں شروع ہوئی۔“

(الأسرار المرفوعة في الأخبار الموضوعة : ۴۴۰)

حافظ نووی رحمہ اللہ نے بھی اس نماز کو ”مذموم و منکر“ اور ”بدعت“ قرار دیا ہے۔

(خلاصة الأحكام : ۱/۶۱۶)

الحاصل:

شعبان کی پندرہویں شب کی فضیلت میں کوئی حدیث ثابت نہیں، ضعیف پر عمل کرنا فضائل میں بھی درست نہیں، کیونکہ فضائل بھی دین میں شامل ہیں اور ضعیف حدیث دین

نہیں، دین تو صرف صحیح احادیث کا نام ہے، کسی صحابی یا کسی ثقہ تابعی سے اس رات کو خاص نیت اور اہتمام سے عبادت کرنا ثابت نہیں، جو کچھ اس بارے میں بیان کیا جاتا ہے، اس کی کوئی حقیقت نہیں۔

